مرکز جهانی علوم اسلامی

جمهوری اسلامی ایران - قم - ۱۳۵۸

مدرسه عالی فقه و معارف اسلامی

موضوع:

«ترجمه کتاب زمینه‌های قیام امام حسین (ع)»

(تألیف: حسین عبدالمحمدی بزبان اردو)

برای دریافت درجهٔ کارشناسی ارشد

در رشته فقه و معارف اسلامی

نگارش؛ سید شیراز حسین

استاد راهنما؛ حجة الاسلام و المسلمین سید احتشام عباس

استاد مشاور؛ حجة الاسلام و المسلمین حسین عبدالمحمدی

بهمن ۱۳۸٤

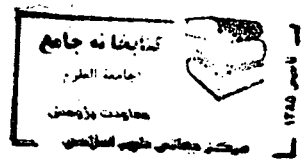

کتابخانه جامع مرکز جهانی علوم اسلامی
شماره ثبت: ۱۴۳۳
تاریخ ثبت:

▣ مسئولیت مطالب مندرج در این پایان نامه ، به عهدهٔ نویسنده می باشد.

▣ هرگونه استفاده از این پایان نامه با ذکر منبع ، بلااشکال است و نشر آن در داخل کشور منوط به اخذ مجوز از مرکز جهانی علوم اسلامی است.

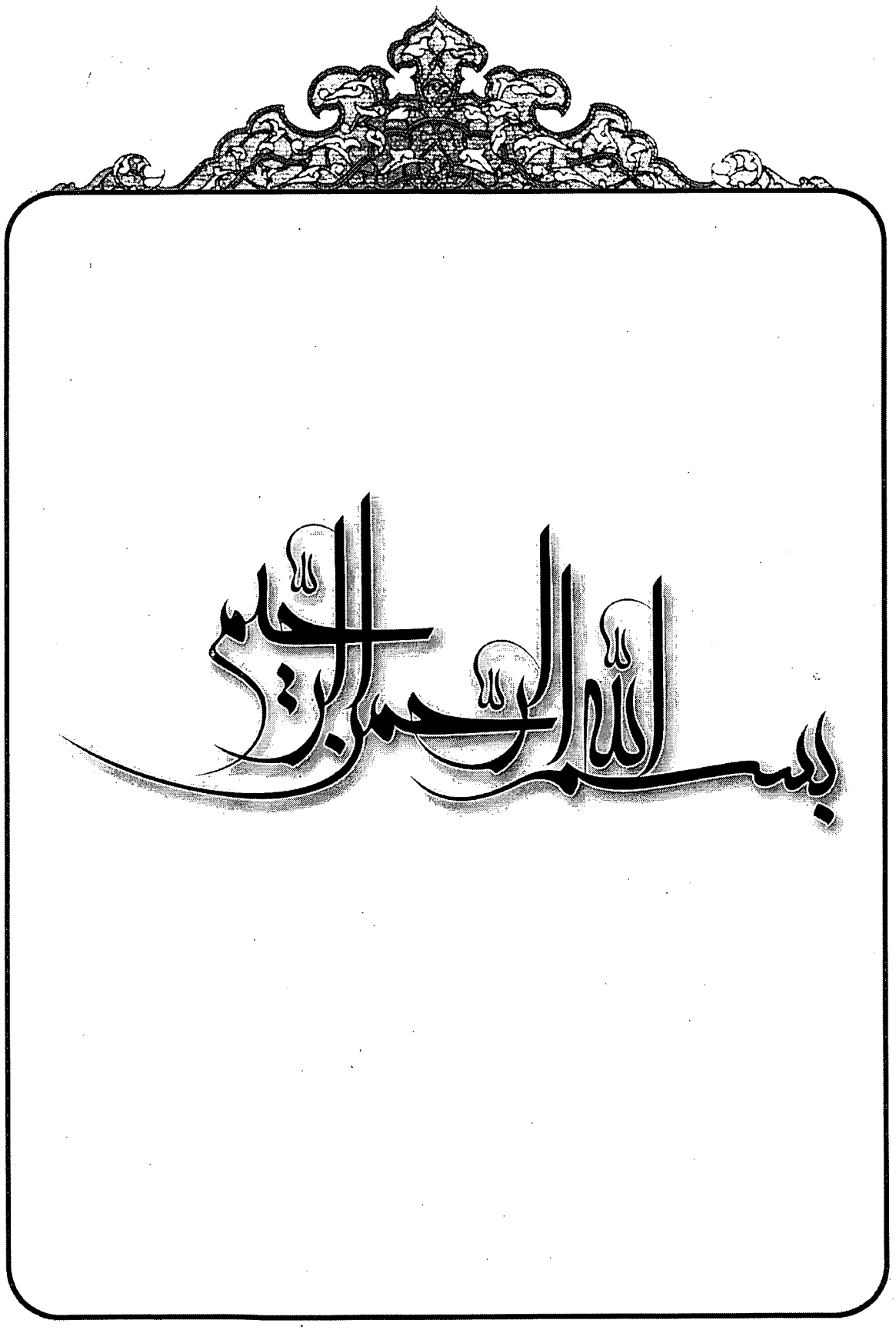
بسم الله الرحمن الرحيم

تقدیر و تشکر

خداوند متعال کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے مکتب اہلبیت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خادم بنایا۔
اور توفیق دی کہ اس مکتب کہ لیے کچھ کام کرسکوں۔
اسی طرح استاد راہنما حجۃ الاسلام والمسلمین سید احتشام عباس زیدی (دامت عزہ) اور استاد مشاور حجۃ الاسلام والمسلمین حسین عبدالمحمدی (دامت عزہ) کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میری اس کام میں مدد اور راہنمائی کی۔

انتساب

میں اپنی اس حقیر سی محنت کو حضرت ولی عصر (عج) اور انسانیت کو ظلم اور جہالت کے اندھروں سے نجات دینے والوں یعنی شہدا کربلا بالخصوص حضرت امام حسین علیہ السلام اور حضرت علی اصغر علیہ السلام کی خدمت میں ھدیہ کرتا ہوں۔

خلاصہ مطالب

اس کتاب میں نو (۹) فصلوں پر کام کیا گیا ہے۔

فصل اول میں عصر جاہلیت کے عقائد سنن اور عادات پر ایک نظر کے عنوان سے بحث ہے اور اس میں واقعہ عاشورا کے رونما ہونے میں عصر جاہلیت کا ربط اور اس کی تمام مسائل کو بیان کیا گیا۔ فصل دوم میں اسلام اور انفرادی اور معاشرتی زندگی میں تبدیلیاں کے عنوان سے بحث کی گئی ہے۔ اور اس میں بعثت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حجاز میں ہونے والی تبدیلیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ فصل سوم میں عصر خلفاء میں خراب اور عصر جاہلیت کی طرف بازگشت کرنے والے عوامل کے عنوان سے بحث کی گئی ہے۔ اور اس فصل میں منافقین کے کردار اور ان کے کاموں کو بیان کیا گیا ہے۔ فصل چہارم میں واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ اور اس میں مؤثر عوامل کے عنوان سے بحث کی گئی ہے اور اس فصل میں قرآن اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آشکار اور روشن مخالفت اور اس میں منافقین کی سازشوں کو مورد بحث قرار دیا گیا ہے۔ فصل پنجم میں واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ کے فرہنگی اور معاشرتی سوء پیغامات اور اس فصل میں اس واقعہ سے اسلام کو ہونے نقصانات کو بیان کیا گیا ہے۔ فصل ششم میں خلفاء اور ان کی بدعتیں اور فصل میں احکام خداوندہ متعال اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کو بیان کیا گیا ہے۔ فصل ہفتم میں عصر معاویہ اور اسلامی معیاروں کا سقوط کے عنوان سے بحث کی گئی ہے۔ اور فصل ہشتم میں عصر یزید اور تمام اسلامی معیاروں اور فکروں کی نفی اور فصل نہم میں خالص محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے تحفظ اور احیاء کے لیے سچے مومنین کی تلاش کے عنوان سے بحث کی گئی ہے۔ آخر میں جن کتب اور منابع سے استفادہ کیا گیا ان کو بیان کیا گیا ہے۔

ہر فصل میں بیان ہونے والے تمام مطالب کو فہرست میں بیان کیا گیا ہے۔

فہرست مطالب

پیش لفظ ۱
مقدمہ ۲

فصل اول

عصر جاہلیت کے عقائد، عادات اور سنتوں پر ایک نظر

جاہلیت اور حادثہ عاشورا سے اس کا ربط ۶
عصر جاہلیت کی طرف واپسی میں شدت ۹
اسلام سے قبل اہل عرب کے عقائد، عادات اور کردار ۱۱
مفہوم جاہلیت ۱۱
بت پرستی ۱۴
بت پرستی کی وجوہات ۱۶
سرکش حکومت ۱۸
جاہلی تعصّبات ۲۰
قبائلی تعصّبات ۲۱
عربی زبان کی نسبت تعصب ۲۱
علم انساب ۲۲
طاقت ور افراد کا تکبر اور غرور ۲۳
مسلسل قبائلی جنگیں ۲۶

اندھی تقلید ۲۸
عصر جاہلیت میں شراب نوشی اور مفاسد ۳۰
سنگدلی اور سفاوت ۳۲
جہل اور بیہودگی ۳۴
بے معنی ادبیات ۳۵
طبقاتی نظام ۳۷

فصل دوم

اسلام اور انفرادی اور معاشرتی زندگی میں تبدیلیاں

بعثت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تبدیلیوں کا آغاز ۴۱
فکری انقلاب ۴۳
اعتقادات میں تقلید کے بجائے آزاد فکر ۴۳
یکتا پرستی ۴۴
قدروں اور معیاروں کا انقلاب ۴۷
اولیاء خدا کی حکومت ۴۷
حکومت اور فکری عمل ۴۸
حکومت خدمت نہ کہ تجارت ۴۹
تشریفات سے دوری ۵۰
سیاسی وحدت ۵۰
انسانی فضلیتوں کی ترویج ۵۱
کرامت نفس ۵۲
عدالت اور حق طلبی ۵۴
قربانی اور جان نثاری ۵۵
وحدت اور برادری ۵۷
ادبی تبدیلی ۵۹
نظام اقتصاد میں انقلاب ۶۰

اسلام اور مال وثروت ۶۰
کام کی اہمیت ۶۱
مال وثروت امتحان کا باعث ۶۱
عادلانہ تقسیم ۶۲

فصل سوم

عصر صحابہ میں خراب اور جاہلی تہذیب کی طرف بازگشت کرنے والے عوامل

مقدمہ ۶۵
منافقین یا مصلحت آمیز مسلمان ۶۷
نفاق معانی ۶۸
منافقین کے اوصاف ۶۸
عصر رسالت میں منافقین ۷۱
آیا منافقین کی پیدائش مکہ سے تھی یا مدینہ سے ہوئی؟ ۷۱
سپاہ اسلام کی تضعیف ۷۲
اعتقادی بنیادوں میں اشک وشبہ ڈالنا ۷۷
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور قداست کی تضعیف ۷۹
حدیث اِفک ۸۰
آشکار اھانت ۸۰
جعل حدیث ۸۰
فتنہ فساد اور تھدید الٰہی ۸۰
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوامر کے متقابل اجتھاد ۸۱
ایک سوال کا جواب ۸۲
ایک تذکر ۸۴
کمزور اعتقاد افراد ۸۴
مدینہ میں منافقین کا اجتماع ۸۶
سریّہ اسامۃ بن زید ۸۶

اہم نکات ۸۷
ابدی منشور لکھنے سے ممانعت ۸۸

فصل چہارم

سقیفہ بنی ساعدہ کا اجتماع اور اس میں مؤثر عوامل

سقیفہ اور انحرافات کا آغاز ۹۱
سقیفہ بنی ساعدہ کے عوامل ۹۳
الف۔ جاہلیت کے سنن اور عقائد کا باقی رہنا ۹۳
منافقین کی سازش ۹۴
سقیفہ بنی ساعدہ کا واقعہ ۹۴
چند اہم نکات ۹۵
واقعہ سقیفہ میں شامل فرہنگی اور اخلاقی عوامل ۹۹
قرآن وسنت کی آشکارہ مخالفت ۹۹
آیت ولایت ۹۹
آیت تبلیغ ۱۰۰
حدیث ثقلین ۱۰۱
حدیث منزلت ۱۰۱
حدیث انزار ۱۰۲
حاکمیت اور قومی قبائلی شرافت کی منطق ۱۰۲
قریش کی حسادت ۱۰۳
ظلم اور حق کشی ۱۰۴
ظلم وستم اور خشونت ۱۰۶

فصل پنجم

واقعہ سقیفہ بنی ساعدہ کے فرہنگی اور معاشرتی سوء پیغامات

مقدمہ ۱۰۹
ثقل کبیر کی گوشہ نشینی ۱۱۰

اہل بیت پیغمبر اکرم ﷺ کا ممتاز مقام ۱۱۱
اہل بیت علیہم السلام سے جدائی یا کنارہ کشی ۱۱۲
نتیجہ ۱۱۴
حضرت رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی نشر واشاعت پر پابندی ۱۱۵
حضرت رسول اللہ ﷺ کی نظر میں احادیث کا نشر کرنا ۱۱۶
احادیث کی نشر واشاعت پر پابندی ۱۱۷
احادیث کی نشر کی ممانعت کے علل ۱۱۹
چھان بین ۱۲۰
نقل احادیث اور فتوائی کی اجازت ۱۲۰
سنت رسول اللہ ﷺ میں بدل ۱۲۱
مکتب اہل بیت علیہم السلام میں حدیث کی نشر واشاعت ۱۲۳
تمام معنوں میں نشر احادیث ۱۲۳
حضرت امام علی علیہ السلام کی کتاب ۱۲۴
احادیث کی ممانعت کے نقصانات ۱۲۶
حدیث کا جعل کرنا ۱۲۷
جعل حدیث کے علل ۱۲۸
بے بنیاد اجتہادات ۱۲۹
نص کے مقابل اجتہاد کی فکری راہ ۱۳۰

فصل ششم

خلفاء اور ان کی بدعتیں

مقدمہ ۱۳۵
اولیاء خدا کی نگاہ میں بدعت ۱۳۵
غصب خلافت ۱۳۸
نسلی امتیازات ۱۴۰
خلیفہ ثانی حضرت عمر اور نسلی امتیازات ۱۴۰

قطع سھم ذی القربیٰ ۱۴۴
قطع سھم مؤلفت قلوبھم ۱۴۶
رسول اللہ ﷺ کی یادگار حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام پر مظالم ۱۴۸
حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی منزلت ۱۴۸
حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کی ارث کا غصب کرنا ۱۴۹
غصب فدک ۱۵۰
حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام پر ظلم ۱۵۰
متعۃ النساء اور متعۃ الحج کی تحریم ۱۵۲
عصر حضرت عثمان میں بدعتیں ۱۵۴
بنوامیہ کی حاکمیت ۱۵۵
بیت المال بنوامیہ کی خدمت میں ۱۵۵
فقروثروت دوطبقات ۱۵۷
حضرت عثمان اور بدعتیں ۱۵۷
حضرت پیغمبر اکرم ﷺ کے بزرگ صحابی حضرت ابوذر کو تبعید کرنا ۱۵۸
سفر حضرت عثمان کی نماز ۱۵۹
عمومی عمومی انقلاب اور فتنہ وفساد ۱۵۹
بدعتوں کے برے آثار ۱۶۰

فصل ہفتم

عصر معاویہ اور اسلامی معیاروں کے سقوط کی طرف رجوع

مقدمہ ۱۶۳
قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ میں بنوامیہ ۱۶۳
ابوسفیان کا خاندان ۱۶۵
معاویہ بن ابی سفیان ۱۶۶
یزید بن معاویہ ۱۶۸
بنوامیہ نے کس طرح خلافت کو حاصل کیا؟ ۱۷۱

معاشرتی عوامل ۱۷۲
تہذیبی فقر ۱۷۳
سیاسی اور اقتصادی قدرت ۱۷۴
اموی سپاہ ۱۷۴
اسلامی فضیلتوں اور معیاروں سے مکمل بے اعتنائی ۱۷۶
حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلبیت علیہم السلام سے دشمنی ۱۷۸
مجعول احدیث کے نمونے ۱۷۹
اہل بیت علیہم السلام کی مکمل مہجوریت ۱۸۰
اہل بیت علیہم السلام کے فضائل کے نشر کی ممانعت ۱۸۰
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین پر سبّ ۱۸۲
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نگاہ میں حضرت علی علیہ السلام کی منزلت ۱۸۴
اہلبیت علیہم السلام کے مقابل رقیب تراشی ۱۸۴
اہل بیت علیہم السلام سے جنگیں ۱۸۵
حکومت کے مخالفین اور اہلبیت علیہم السلام کے محبین کی شدید سرکوبی ۱۸۶
ظلم وستم کا عروج ۱۸۶
ظلم اوستم سے پُر جنایات ۱۸۸
قومی اور نسلی تعصّبات میں شدت اور تحریک پیدا کرنا ۱۹۰
قبائل کے درمیان اختلافات پیدا کرنا ۱۹۰
غلاموں کی تحقیر ۱۹۱
دین کے نام پر عمومی افکار کو خرای کرنا ۱۹۱
الف۔ انحرافی مکاتب کی پرورش کرنا ۱۹۱
ب۔ حضرت عثمان کے قتل سے فائدہ اٹھانا ۱۹۳
ابوسفیان سے زیاد کا الحاق ۱۹۶
معاویہ کا عہد وپیمان شکنی ۱۹۷
خلافت کو سلطنت میں تبدیل کرنا ۱۹۹

حضرت امام حسینؑ کی نگاہ میں معاویہ کی خیانتیں ۲۰۱

فصل ہشتم

عصر یزید اور اسلامی افکار اور معیاروں کی نفی

مقدمہ ۲۰۴
اسلامی خلافت آشکار انحراف ۲۰۵
یزید کا شرک اور کفر ۲۰۷
یزید اہل فسق وفجور ۲۰۹
عصر یزید کے تہذیبی اور معاشرتی حالات ۲۱۰
خواص کا دنیا طلبی ۲۱۱
معاشرہ کی سیاسی حالت ۲۱۱
پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کی پریشان کن حالت ۲۱۲
تمام اطراف سے جاہلی معیاروں اور اصولوں کی بازگشت ۲۱۲

فصل نہم

خالص محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلام کے تحفظ واحیاء کے لیے سچے مؤمنوں کی کوشش

ائمہؑ کی سیرۃ میں مشترک اصول ۲۱۷
الف۔ وسیلہ لینے میں کرامت ۲۱۸
ب۔ منافقین اور مشرکین سے ناسازگاری ۲۱۹
ج۔ ستمگروں سے جہاد ۲۲۱
د۔ اسلام کے احکام کی نشر واشاعت میں ایثار ۲۲۲
حضرت امام علیؑ کا حفظ اور احیاء اسلام میں کردار ۲۲۳
عصر خلفاء میں حضرت امیر المومنینؑ کی زندگی ۲۲۵
خلفاء پر انتقاد ۲۲۷
نظام کے ساتھ چلنا ۲۲۸
علمی اور فکری امور میں خلفاء کی راہنمائی ۲۲۸
حضرت عمر کو میدان جنگ میں جانے سے روکنا ۲۲۸

کعب الاحبار کے سوالات کے جواب ۲۳۰
قضاوت کے امر میں خلفاء کی راہنمائی ۲۳۱
قرآن کریم کی جمع آوری ۲۳۲
اقتصادی فعالیت ۲۳۳
حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی سیاسی حاکمیت کا استقرار ۲۳۴
مکتبی حکومت کی بنیاد ۲۳۵
حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی اصلاحات ۲۳۷
تہذیبی اصلاحات ۲۳۷
حقوقی اصلاحات ۲۳۹
مالی اصلاحات ۲۴۰
نظام مدیریت میں اصلاحات ۲۴۳
حضرت امام علی علیہ السلام کو اسلامی حکومت کے برقرار کرنے میں مشکلات ۲۴۵
الف۔ تہذیبی انحرافات ۲۴۵
ب۔ نسلی امتیازات ۲۴۶
ج۔ حقوقی اور مالی امتیازات ۲۴۶
د۔ اموی گروہ ۲۴۷
حضرت امام حسن علیہ السلام کی اسلام کے حفظ واحیاء کے لیے کوشش ۲۴۸
معاویہ کے مقابل حضرت امام حسن علیہ السلام کا رویہ ۲۴۹
صلح کا عہد وپیمان ۲۵۰
معاویہ قدرت کی مسند پر ۲۵۱
صلح نامہ پر دستخط کرنے کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام کوشش ۲۵۲
حضرت امام حسین علیہ السلام کی اسلام کے حفظ واحیاء کے لیے کوشش ۲۵۴
عصر معاویہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی خاموشی کے اسباب ۲۵۵
۱۔ عراق کے سیاسی اور اجتماعی حالات ۲۵۵
۲۔ معاویہ کی شخصیت ۲۵۵

۳۔ صلح کی قرار داد ۲۵۶
یزید بن معاویہ کی سلطنت ۲۵۷
ظلم اور فساد کے خلاف حضرت امام حسینؑ کا قیام ۲۵۷
منابع و مآخذ ۲۵۹

پیش لفظ

عظیم واقعہ عاشورا کی شناخت ایک ایسا چراغ ہے جو بشریت کی نسلوں پر روشن ہے .وحشتناک طوفانوں اور حوادث اور سیاسی ،معاشرتی وتاریخی میں سربلندی عزت ورفعت ہے .اس خونین قیام عاشورا کی شناخت مختلف حصوں میں اور وسیع پیمانہ پر تمام معنوں میں گہری تحقیق کی ضرورت ہے.

اس واقعہ سے مربوط ان تمام حقائق کو پہچاننا جو اس خونین قیام کے واقع ہونے میں تاثیر رکھتے تھے .اور ان مبہم اور تاریک نقاط کی تشریح اور ایسے ہی ان تریفات اور نقاط کو حذف کرنا جو دشمنوں اور جاہل دوستوں کی جانب سے اس الٰہی تحریک کے ساتھ نسبت دیئے گئے ہیں .یہ ایسے بدیہی اور ضروری ترین اقدامات ہیں، جو ہمیں واقعہ عاشورا کی صحیح ،علمی حقیقت پر مبنی پہچان کی طرف راہنمائی کرتے ہیں.

سپاہ میں نمائیندگی ولی فقیہ کے مرکز تحقیقات اسلامی نے قیام حضرت امام حسینؑ کے عوامل ،کو اعتقادات اور یقینیات پیرایہ میں مورتحقیق قرار دیا ہے .اور اس کو دو جلدوں میں عاشورا کے عاشقین اور ارادت رکھنے والوں کو پیش کی ہیں.

اس جلد اول میں جو کہ قاری محترم کے سامنے ہیں اس میں اس واقعہ کے وقوع ہونے میں دخیل سیاسی ،معاشرتی ، اعتقاداتی ،تہذیبی کو بیان کیا گیا ہے،اور دوسری جلد کو اس قیام کے وقوع میں دخیل شخصیات کو مورد بحث قرار دیا گیا .امید ہے کہ یہ ایک حقیر سا قدم انقلاب اسلامی کی عاشورا کے دامن سے روشنی حاصل کرنے والی نسل کے لئے اس کے تعارف کو مولی الکونین حضرت اباعبداللہ الحسینؑ کی تائید اور عنائت میں قرار دیں گئے.

آخر میں ان تمام کرم فرماوں کا جنہوں نے اس ارشادی راہ میں بطرقہ احسن اور کمال کے ساتھ اس مرکز کی مدد کی ہے بالخصوص فاضل ارجمند حجتہ الاسلام والمسلمین حسین عبد المحمدی کا شکریہ اور قدر دانی کرتے ہیں .ان کی عزت اور سربلندی کے لئے آرزومند ہیں

مرکز تحقیقات اسلامی

سپاہ میں ولی فقیہ کی نمایندگی

مقدمہ

سیاسی اور معاشرتی حوادث کے وقوع میں قانون علّیت کا جاری رہنے، فزیک کے امر میں واقع ہونے واقعات کی طرح، ایک مسلم اور نا قابل تشکیک امر ہے. جس طرح اس کسی طفرہ اور صدف میں کسی شئی کا داخل ہونا مشکل امر ہے اسی طرح معاشرتی حوادث میں بھی ممنوع اور محال ہیں. البتہ حوادث کے پیدائش کے علل ایک طبیعی اور انسانی کی بساط میں اہم اور دشوار ہیں، مگر یہ حوادث اجتماعی اور معاشرتی میں یہ کام بہت گہرے اور ظریف تر ہیں، جن میں سے بعض کو بیان کرتے ہیں.

الف: معاشرتی اور اجتماعی حوادث کے رونما ہونے میں انسان کے آرمان اور خواہشات داخل ہوتے ہیں. چونکہ ایک محقق کے لیے یہ خواہشات مستقیم طور پر ان کے تجربہ اور تجزیہ میں قرار نہیں پاتے ہیں اس لیے ان حوادث کے ناظرین کے لیے آسانی سے ان سماجی اور اجتماعی حوادث کے اہداف کے مقاصد حاصل نہیں ہوتے ہیں. اس کام کے بیان کے لیے متعدد نسلوں کے کوششیں ہوں اور شاید کبھی بھی ان مکمل اور کامل ترین حقائق ظاہر نہ ہوں.

ب: بہت سارے معاشرتی اور اجتماعی حوادث، مخصوصاً اعتراض آمیز اور لڑی جھگڑے پر مبنی حوادث کا رونما ہونا حاکم کی جانب سے پیدا معاشرے میں حالات کی بنا پر ہو. ان حوادث کی شرائط میں معمولاً فرہنگی، اقتصادی، سیاسی مسائل ہوتے ہیں، چونکہ ان موارد کے واقع ہونے میں زمانہ طویل کی سیاست اور بیان نہ ہونے والے سیاست شامل ہوتی ہے. اس لیے ان حوادث کا فزیک کی کشفیات سے زیادہ پیچیدہ اور مہمل ہوتی ہیں. پس اس نتیجہ میں ان حوادث کی پیدائش اور وقوع کے علل اور عوامل کو کشف کرنا ایک مشکل اور دشوار کام ہے.

ج: بعض اوقات ایک معاشرتی حادثہ کے رونما ہونے میں اس قدر علل اور عوامل ہوتے ہیں کہ ان کو تشخیص، تعین اور ان کی حدود بندی کرنا ناممکن ہو جاتا ہے. اس مطلب کو واضح کرنے کے لیے کافی ہے کہ ان کے مشابہ حوادث کو بیان کریں. مثلاً ایک انقلاب اور اصلاحی حرکت میں سیاسی اقتصادی، فرہنگی مسائل یا قومی اور نسلی عوامل موجود ہوں.

ان کے علاوہ حوادث اقلیمی اور طبیعی اور انسانی حوادث، سازگار یا ناسازگار، تیزی دینے والے یا سست کرنے والے اور نیز اس میدان میں کام کرنے والے افراد کے ہوش اور ادراکات، کیفیت میں کمی زیادی، ان انسانی حوادث میں ایک اہم نقش رکھتے ہیں. عوامل کے مختلف ہونے کی بنا پر ایک ایسا مسأ لہ ہے جو انسانی رودات اور حوادث کو قانوں مند کرنے وجہ سے مشکل کے روبرو کر دیا ہے.

تاریخی حوادث کے اوصاف

انسانی علوم کی مشکلات کے تحقق ہونے میں مذکورہ بالا جھات کے علاوہ تاریخی حوادث میں دیگر حوادث بھی دخیل ہوتے ہیں. اور ان ان کی صحت اور نقص میں مانع اور مآخذ ہیں. جو ایک حادثہ کی تمام اطراف سے تحقیق میں من جملہ اس کے

وقوع کے عوامل کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے.

ایک حادثہ کا تجزیہ کرنے اور اس کو حل کرنے کے لئے مذکورہ بالا عوامل شاہد بعض تامہ عوامل کی جگہ کم اور ناقص عوامل نے لے لی ہو. یا بعض اہم عوامل کسی خاص سیاسی اور مذہبی یا..... کم بیان کیے جائیں یا بالکل بیان ہی نہ کیے جائیں. اس وجہ سے تاریخی حوادث کی تحقیق، تجزیہ اور اور دائمی ہونے میں ایک لازمی امر ہے.

البتہ عملاً ایک حادثہ کے بارے کتنی تحقیق اور چھان بین کی جائے، یہ تاریخ میں اور ایک ملت یا ملتوں کی فرہنگ کی اس حادثہ کی اہمیت اور حساسیت سے تعلق رکھتی ہے. تاریخ میں حضرت امام حسینؑ کا قیام واقعات میں سے ایک اہم ترین اور نیز حضرت رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے بعد کے تمام واقعات میں اہم ترین واقعہ ہے. اسی لئے تمام مسلمانوں کے اور بالخصوص شیعیان کے لئے بہت زیادہ اور غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے. حضرت امام حسینؑ کے زمانے میں نہ فقط آپؑ کے خونین قیام سے اسلام اور اسلامی معاشرے کے دفاع اور نام ونشان کا سبب بنی، بلکہ حضرت امام حسینؑ اپنی حکیمانہ تحریک اور اپنے خون سے تاریخ میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ایک محکم تسخیر ناپذیر قلعہ کو اسلام اور مسلمانوں کو داخلی اور خاجی دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے قائم کیا. پس لازم امر ہے کہ اس محکم قلعے سے تمام معنی میں استفادہ کیا جائے.

تحقیق کا موضوع

اس تحقیق میں قیام عاشورا کی تحریک کے تحقق ہونے کے بارے میں مختلف عوامل مورد تحقیق قرار دیا گیا ہے. اس مطلب کے بارے میں مختلف مطالب بیان ہوئے ہیں، بعض محققین نے قیام حضرت امام حسینؑ کی اصلی علت کو کوفہ کے لوگوں کی دعوت کو، اور بعض نے آپؑ سے یزید کی بیعت کے مطالبہ اہم ترین عامل جانا ہے، بعض سیاسی اور فرہنگی انحرافات کو قیام حضرت امام حسینؑ کی علت تام جانتے ہیں. اور بعض قومی اور قبائلی عوامل کو بیان کیا ہے. بہر حال ہر ایک نے ایک خاص زاویہ کے تحت اس الہی تحریک پر اظہار نظر بیان کیا ہے. بہت کم کتب ملاحظ ہوئیں ہیں جنہوں نے علل اور عوامل کو مجموعی طور پر بیان کیا ہے. ا لہذا یہ مسألہ جامع اور تمام پہلو سے تحقیق کا مقتضی ہے. اسی لئے یہ موضوع اس کتاب کا اصلی موضوع قرار پایا ہے. قدیم ترین منابع اور جدید ترین تحقیقات میں حضرت امام حسینؑ کے قیام کی سیاسی، فرہنگی، معاشرتی، اور شخصیتی عوامل کو مدنظر رکھا گیا ہے.

اس جلد میں قیام عاشورا کے معاشرتی اور فرہنگی عوامل میں اور دوسری جلد میں سیاسی شخصیتی عوامل پر تحقیق اور تجزیہ اور تحلیل کی گئی ہے.

امید وار ہوں کہ یہ تحقیق عاشورا کے خونین قیام میں وجود مبہم زوایای کو روشن کرگئی ہر چند مختصر مگر مکتب اہل بیت عصمت وطہارتؑ کی فرہنگی میراث کے حفظ اور نگہبانی میں ہو.

آمین یا ربّ العالمین